

از عدالتِ عظمیٰ

دی آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی (لینڈ ایکویژن) و دیگر

بنام

شاہ نیال چندول وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 09 فروری 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹناٹک، جسٹس صاحبان]

اراضی کے قوانین: حصول اراضی کا قانون، 1894 - دفعات 4، 11 اور 18 - حصول اراضی -
ایوارڈ - عدالت کے حوالے کے لیے کلکٹر / LAO کو درخواست - حد بندی کی بنیاد پر درخواست کو
خارج کرنا - جوازیت -

حد بندی ایکٹ، 1963 - دفعہ 5 - بعض حالات میں وقت کی حد میں توسیع - عدالت کے
سلسلے میں توضیح کا اطلاق - اصطلاح "عدالت" کے معنی - کلکٹر کی حیثیت - LAO - قرار پایا
کیا: کلکٹر / LAO ایک قانونی اتھارٹی ہونے کے ناطے اور عدالت نہ ہونے کی وجہ سے، حد بندی
قانون کی دفعہ 5 لاگو نہیں ہوتی ہے - لہذا، حوالہ کے لیے درخواست ایکٹ کے دفعہ 18(1) کے
تحت مدت کی پابندی کی وجہ سے قابل قبول نہیں ہے -

حکومت نے حصول اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 4 کے تحت عوامی مقصد کے لیے زمین
حاصل کی - حصول اراضی کے افسر (LAO) نے دفعہ 11 کے تحت اپنا ایوارڈ دیا - جواب دہندگان
ایوارڈ کے وقت موجود تھے - انہوں نے دفعہ 18 کے تحت حوالہ کے لیے درخواست دی - LAO
نے اس درخواست کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا کہ اسے حد سے روک دیا گیا ہے، یعنی ایوارڈ کی تاریخ
سے چھ ہفتوں سے آگے - عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ حد بندی قانون کی دفعہ 5 کا اطلاق کارروائی پر
ہوتا ہے - اس نے تاخیر کو معاف کر دیا اور LAO کو حوالہ دینے کی ہدایت کی - اس لیے یہ اپیل -

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. حصول اراضی کے قانون 1894 کی دفعہ 18 کے تحت، ایسے معاملات میں جہاں درخواست گزار کلکٹر/LAO کے بذریعے ایوارڈ دیتے وقت ذاتی طور پر یا وکیل کے بذریعے موجود تھا، حوالہ کے لیے درخواست ایوارڈ کی تاریخ سے چھ ہفتوں کے اندر دی جانی چاہیے۔

2. یہ دیکھنا عدالت کا فرض ہے کہ دفعہ 18 میں طے شدہ قانونی شرائط بشمول حدود سے متعلق شرائط کی تعمیل کی گئی ہے۔ صرف ایک درست حوالہ عدالت کو دائرہ اختیار فراہم کرتا ہے۔

محمد حسن الدین بنام ریاست مہاراشٹر، [1979] 2 ایس سی سی 572، پر انحصار کیا۔

ریاست پنجاب و دیگر بنام ستندر بیر سنگھ، [1995] 3 ایس سی سی 330 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

3. حد بندی ایکٹ، 1963 کا دفعہ 5 جو کچھ معاملات میں معقول وجہ ظاہر کرنے پر حد کی مدت میں توسیع کا التزام کرتا ہے، صرف عدالت پر لاگو ہوتا ہے۔ کلکٹر/LAO عدالت نہیں ہے۔ وہ ایک قانونی اتھارٹی کے طور پر کام کرتا ہے۔ ایکٹ خاص طور پر کلکٹر اور عدالت کے درمیان فرق کو برقرار رکھتا ہے۔

نیتانند ایم جوشی و دیگر بنام لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا و دیگر، [1969] 2 ایس سی سی 199؛ شری میتی سشیلا دیوی بنام رامندن پرساد و دیگر، [1976] 1 ایس سی سی 361 اور محمد اشفاق بنام اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اسیلیٹ ٹریبونل، یو پی و دیگر، اے آئی آر (1976) ایس سی 2161، پر انحصار کیا۔

پی وی گڈگل و دیگر بنام پی وی دیشپانڈے و دیگر، اے آئی آر (1983) بہی 342؛ خصوصی ڈپٹی کلکٹر حصول اراضی، انت پور بنام کوڈندر ماچارلو، اے آئی آر (1965) AD 25؛ جو کیم فرنانڈیز بنام امینا کھنی اماں، (1973) کیرالہ لائٹنمز 138 اور کمشنر آف ایگریکلچرل، انکم ٹیکس بنام ٹی آر آئی، (1981) کے ایل ٹی 398، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

4.1. ایکٹ کے دفعہ 18 کو وقت کی حدود کا تعین کرنے والا خصوصی قانون سمجھا جاسکتا ہے۔ حد بندی ایکٹ کے دفعہ 5 کا اطلاق ایکٹ کے دفعہ 18 کے تحت مقرر کردہ حد کی مدت میں توسیع کے لیے نہیں کیا جاسکتا۔

کوشلیارانی بنام گوپال سنگھ، اے آئی آر (1964) ایس سی 260، پر انحصار کیا۔

4.2. فوری صورت میں، حوالہ کے لیے درخواستوں کو حد سے روک دیا جاتا ہے اور خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3234، سال 1996 وغیرہ۔

سی۔ اے۔ نمبر 2296، سال 1990 میں گجرات عدالت عالیہ کے مورخہ 13.3.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے انپ سچے۔

جواب دہندگان کے لیے مل دیو۔

عدالت کا فیصلہ کے راماسوامی، جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

ان اپیلوں میں فیصلے کے لیے قانون کا ایک مختصر لیکن اہم سوال پیدا ہوتا ہے۔ 20 فروری 1984 کو ریاستی گزٹ میں شائع شدہ حصول اراضی کے قانون، 1894 (1، سال 1894) (مختصر طور پر، "ایکٹ") کی دفعہ 4(1) کے تحت ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے، حکومت نے عوامی مقصد کے لیے زمین حاصل کی۔ حصول اراضی کے افسر (مختصر طور پر "LAO") نے 28 فروری 1989 کو دفعہ 11 کے تحت اپنا ایوارڈ دیا۔ جواب دہندگان اس وقت موجود تھے جب ایوارڈ کا اعلان کیا گیا تھا۔ 10 جون 1989 کو انہوں نے دفعہ 18 کے تحت حوالہ کے لیے درخواست دی۔ سماعت کا موقع دینے کے بعد، 9 جنوری 1990 کے حکم کے ذریعے، LAO نے حوالہ کے لیے درخواست کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ اسے حد سے روک دیا گیا تھا، یعنی ایوارڈ کی تاریخ سے چھ ہفتوں سے آگے۔ رٹ پٹیشنوں میں گجرات کی عدالت عالیہ نے 13 مارچ 1992 کے خصوصی دیوانی درخواست نمبر 2296/90 اور مجموعے کے متنازعہ حکم میں فیصلہ دیا کہ حد بندی قانون کی دفعہ 5 کلکٹر کے سامنے کی کارروائی پر لاگو ہوتی ہے اور اس لیے درخواست دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کرنے کے لیے دی گئی وجوہات درست تھیں۔ وجوہات یہ تھیں کہ انہوں نے ایوارڈ کی مصدقہ نقل کے لیے درخواست دی تھی اور اس کی فراہمی کے بعد وکیل کے مشورے سے ریفرنس کی درخواست دائر کی گئی۔ اس کے مطابق، عدالت عالیہ نے تاخیر کو معاف کر دیا اور LAO کو حوالہ دینے کی ہدایت کی۔ اس طرح یہ اپیلیں مذکورہ حکم کے خلاف دائر کی جاتی ہیں۔

دفعہ 18(1) میں تصور کیا گیا ہے کہ کوئی بھی دلچسپی رکھنے والا شخص جس نے ایوارڈ قبول نہیں کیا ہے، کلکٹر کو رٹ پٹیشن کے ذریعے، اس سے درخواست میں اٹھائے گئے تنازعہ کو عدالت کے تعین کے لیے بھیجنے کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ ذیلی دفعہ (2) کے تحت، وہ بنیادیں جن پر ایوارڈ پر اعتراض کیا گیا ہے، درخواست میں بیان کرنا ہو گا۔ تاہم، ذیلی دفعہ (2) کے فقرے کے تحت ایسی ہر درخواست کی جائے گی: (a) اگر اسے بنانے والا شخص کلکٹر کے ایوارڈ کی تاریخ سے چھ ہفتوں کے اندر کلکٹر کے سامنے موجود تھا یا اس کی نمائندگی کر رہا تھا؛ (b) دیگر معاملات میں، دفعہ 12، ذیلی دفعہ (2) کے تحت کلکٹر سے نوٹس موصول ہونے کے چھ ہفتوں کے اندر، یا کلکٹر کے ایوارڈ کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر، جو بھی مدت پہلے ختم ہو جائے گی۔ اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ اگر دلچسپی رکھنے والا شخص کلکٹر کے ایوارڈ دینے کے وقت موجود تھا، تو اسے کلکٹر کے ایوارڈ کی تاریخ سے چھ ہفتوں کے اندر درخواست دینی چاہیے۔ دوسرے معاملات میں، یہ دفعہ 12 (2) کے تحت کلکٹر/LAO سے نوٹس موصول ہونے کے بعد چھ ہفتوں کے اندر یا کلکٹر کے ایوارڈ کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر کیا جانا چاہیے، جو بھی مدت پہلے ختم ہو جائے۔ مانا جاتا ہے کہ حوالہ کے لیے درخواست دفعہ 18 کی توضیح کی ذیلی دفعہ (2) شق (a) کے تحت چھ ہفتوں سے زیادہ ہے۔

اس لیے سوال یہ ہے: کیا حد بندی ایکٹ کی دفعہ 5 لاگو ہو گا؟ عدالت عالیہ نے دفعہ 18 کی ذیلی دفعہ (3) پر انحصار کیا جو ایک مقامی ترمیم یعنی حصول اراضی (مہاراشٹر توسیع اور ترمیم) ایکٹ XXXVIII، سال 1964 کے ذریعے بنایا گیا تھا جو اس طرح پڑھتا ہے:

"اس دفعہ کے تحت درخواست پر کلکٹر کی طرف سے دیا گیا کوئی بھی حکم عدالت عالیہ کی طرف سے نظر ثانی کے تابع ہو گا، گویا کہ کلکٹر مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کی دفعہ 115 کے معنی میں عدالت عالیہ کے ماتحت عدالت ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گجرات کی عدالت عالیہ نے مستقل نظریہ اختیار کیا ہے کہ، ذیلی دفعہ (3) کے عمل سے، جیسا کہ کلکٹر کو دفعہ 115 کے تحت عدالت عالیہ کے ماتحت عدالت کے طور پر نامزد کیا گیا تھا، مجموعہ ضابطہ دیوانی (مختصر طور پر، "CPC")، حد بندی ایکٹ (26، سال 1963) کی دفعہ 5 اپنی طرف متوجہ ہے۔ اگرچہ دفعہ 18 کی ذیلی دفعہ (3)، مقامی ترمیم کی بنا پر، کلکٹر کو دفعہ 115، ضابطہ فوجداری کے تحت نظر ثانی کے دائرہ اختیار کا استعمال کرنے کے محدود مقصد کے لیے عدالت کے طور پر مانتی ہے تاکہ دفعہ 18 کے تحت کلکٹر کے ذریعے منظور کردہ احکامات کی غلطیوں کو

درست کیا جاسکے، لیکن اسے حد بندی قانون کی دفعہ 5 کے مقصد کے لیے عدالت نہیں سمجھا جاسکتا۔ حد بندی ایکٹ کا دفعہ 5 صرف اس وقت متاثر ہوتا ہے جب LAO عدالت کے طور پر کام کرتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ: کیا عدالت عالیہ کا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست ہے؟ حد بندی قانون دفعات 3 عدالت پر فرض عائد کرتی ہے کہ وہ مقررہ حد کو لاگو کرے اور اس حقیقت سے قطع نظر کہ حد بندی کا احترام نہیں کیا گیا تھا، عدالت کو یہ یقینی بنانے کا حکم دیا گیا ہے کہ کوئی مقدمہ وغیرہ مقررہ حد سے آگے نہیں رکھا جائے جب تک کہ دفعہ 4 سے 24 (دونوں شامل) میں وقت کی توسیع کے لیے مستثنیات نہ پائے جائیں اور دفعہ 5 ان میں سے ایک ہے اور ان دفعات کے زیر قبضہ مقررہ وقت میں توسیع کرے۔ حد بندی قانون کی دفعہ 5 کچھ معاملات میں حد بندی کی مقررہ مدت کو معقول وجہ بتانے پر بڑھا دیتی ہے جو ہر معاملے میں حقیقت کا سوال ہوگا۔

ضابطہ فوجداری کے آرڈر 21 کی توضیحات میں سے کسی کے تحت درخواست کے علاوہ کوئی بھی اپیل یا درخواست مقررہ مدت کے بعد قبول کی جاسکتی ہے، اگر درخواست یا اپیل کنندہ عدالت کو مطمئن کرتا ہے کہ اس کے پاس مقدمہ قائم نہ کرنے یا اپیل کو ترجیح دینے یا اس مدت کے اندر درخواست دینے کی معقول وجہ ہے۔ اس معاملے کے مقصد کے لیے وضاحت ضروری نہیں ہے۔ اس لیے خارج کر دیا گیا۔ اگر مقدمہ حد بندی ایکٹ کے ذریعہ مقرر کردہ حد سے روک دیا گیا ہے، تو مقررہ وقت میں توسیع کے لیے عدالت میں درخواست کی جاسکتی ہے اور درخواست گزار عدالت کو مطمئن کر سکتا ہے کہ اس کے پاس اپیل کو ترجیح نہ دینے یا اس مدت کے اندر درخواست دینے کی معقول وجہ تھی۔ اس لیے سوال یہ ہے: کیا کلکٹر ایکٹ کی دفعہ 18(1) کے مقصد کے لیے عدالت ہے؟

تحریری طور پر درخواست دینے کا حق دفعہ 18(1) کے تحت فراہم کیا گیا ہے۔ ذیلی دفعہ (2) کا فقرہ اس حد کو مفقرہ کرتی ہے جس کے اندر دعویدار یا غیر مطمئن مالک مذکورہ حق کا استعمال کرے گا۔ محمد حسن الدین بنام ریاست مہاراشٹر، [1979] 2 ایس سی سی 572 میں، اس عدالت سے کہا گیا تھا کہ وہ کلکٹر کی طرف سے عدالت کو دی گئی دفعہ 18 کے تحت حدود کی مدت سے آگے کے حوالے میں فیصلہ کرے، کیا عدالت حوالے کے پیچھے جاسکتی ہے اور معاوضے کا تعین کر سکتی ہے، حالانکہ دفعہ 18 کے تحت حوالے کی درخواست کو حد سے روک دیا گیا تھا؟ اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ دفعہ 18 کے تحت کلکٹر کو کچھ شرائط کی تکمیل پر حوالہ دینا ضروری ہے، یعنی (i) دلچسپی رکھنے

والے شخص کی رٹ پٹیشن جس نے ایوارڈ قبول نہیں کیا ہے؛ (ii) ایوارڈ قبول نہ کرنے پر اعتراضات کی نوعیت؛ اور (iii) جس وقت کے اندر درخواست دی جائے گی۔ پیرا 22 میں ان شرائط کو بطور پیشگی شرائط تفصیل سے بیان کرنے کے بعد، یہ قرار دیا گیا کہ دفعہ 18 کے تحت حوالہ دینے کا اختیار ان شرائط تک محدود ہے جو وہاں درج ہیں، اور ان میں سے ایک شرط وہ ہے جو استثنائی شق میں مدت کی پابندی سے متعلق ہے۔ کلکٹر ایک قانونی اتھارٹی کے طور پر کام کرتا ہے۔ اگر درخواست وقت کے اندر نہیں کی جاتی ہے، تو کلکٹر کو حوالہ دینے کا اختیار نہیں ہوگا۔ اپنے اختیار کی حد کا تعین کرنے کے لیے، کلکٹر کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ دعویٰ کی طرف سے پیش کردہ درخواست وقت کے اندر ہے یا نہیں اور دفعہ 18 کے تحت مقرر کردہ شرائط کی وضاحت کرنی ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر حوالہ کلکٹر کی طرف سے غلط طریقے سے دیا گیا ہے، عدالت کو حوالہ کی صداقت کا تعین کرنا ہوگا کیونکہ حوالہ سننے کے لیے عدالت کا دائرہ اختیار دفعہ 18 کے تحت کیے جانے والے مناسب حوالہ پر منحصر ہے۔ اگر حوالہ مناسب نہیں ہے تو عدالت میں حوالہ سننے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ لہذا یہ فیصلہ دیا گیا کہ یہ دیکھنا عدالت کا فرض ہے کہ دفعہ 18 میں طے شدہ قانونی شرائط بشمول حد سے متعلق شرائط کی تعمیل کی گئی ہے اور درخواست پر وقت کی پابندی نہیں ہے۔ یہ خود کو مطمئن کرنے سے منع نہیں ہے کہ جس حوالہ کو سننے کے لیے کہا جاتا ہے وہ ایک درست حوالہ ہے۔ اسے معاوضے کا تعین کرنے کے لیے آگے بڑھنا پڑتا ہے اور اگر اس پر وقت کی پابندی ہے تو اسے اس کی سماعت کے لیے نہیں بلایا جاتا ہے۔ یہ صرف ایک درست حوالہ ہے جو عدالت کو دائرہ اختیار فراہم کرتا ہے۔ لہذا، عدالت کو خود سے یہ سوال پوچھنا پڑتا ہے کہ آیا اس کے پاس حوالہ پر غور کرنے کا دائرہ اختیار ہے۔ اگر حوالہ ایکٹ کی دفعہ 18 کی ذیلی دفعہ (2) کے فقرہ کے ذریعے مقررہ مدت سے باہر ہے اور اگر اسے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نہیں کیا گیا تھا، تو عدالت حوالہ کا جواب دینے سے انکار کر دے گی۔ اس کے مطابق، یہ فیصلہ دیا گیا کہ چونکہ حوالہ حد سے باہر کیا گیا تھا، اس لیے عدالت نے حوالہ کا جواب دینے سے انکار کرنا جائز قرار دیا۔

اس طرح یہ واضح ہوگا کہ عدالت کو درست حوالہ دینے کے لیے ایک فقرہ یہ ہے کہ دفعہ 18 (1) کے تحت درخواست تحریری طور پر ہوگی اور ایوارڈ کی تاریخ سے چھ ہفتوں کے اندر کی جائے گی جب درخواست گزار یا تو ذاتی طور پر یا مکمل وکیل کے طور پر، فقرہ کے ذیلی دفعہ (2) کی شق (a) کے تحت کلکٹر کے ذریعے ایوارڈ دیتے وقت موجود تھا۔ کلکٹر، جب حوالہ دیتا ہے، ایک قانونی اتھارٹی کے طور پر کام کرتا ہے۔

ریاست پنجاب و دیگر بنام ستمبر بیر سنگھ، [1995] 3 ایس سی سی 330 میں، دو ججوں کی بنچ (جس میں ہم میں سے ایک، کے راماسوامی، جسٹس، رکن تھے) کو اس بات پر غور کرنا تھا کہ آیا دفعہ 18 کے تحت حوالہ کی درخواست کو حد سے روک دیا گیا تھا اور عدالت کی طرف سے حوالہ دینے کے لیے جاری کردہ ہدایت قانون میں درست تھی۔ کلکٹر نے یہ ایوارڈ یکم اگست 1970 کو دیا۔ دفعہ 12 (2) کے تحت نوٹس مدعا علیہ کو 22 ستمبر 1970 کو موصول ہوا اور اسے 29 ستمبر 1970 کو احتجاج کے تحت معاوضہ ملا۔ دفعہ 18 کے تحت حوالہ کے لیے درخواست 21 جنوری 1971 کو کی گئی تھی۔ کلکٹر نے درخواست کو حد بندی کے طور پر خارج کر دیا۔ عدالت عالیہ نے دفعہ 115، ضابطہ فوجداری کے تحت نظر ثانی میں، گجرات ترمیم کی طرح، نظر ثانی کی اجازت دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ نوٹس میں ایوارڈ کی تمام تفصیلات نہیں تھیں، اس لیے دفعہ 12 (2) کے تحت نوٹس درست نہیں تھا۔ اس لیے کوئی حد نہیں تھی۔ اس عدالت نے پیرا گراف 7 میں اس نظریے کو الٹتے ہوئے کہا تھا کہ نوٹس کی شکل مادی نہیں تھی کیونکہ مدعا علیہ 22 ستمبر 1970 کو پیش ہوا اور اسے نوٹس موصول ہوا اور اسے 29 ستمبر 1970 کو احتجاج کے تحت معاوضہ موصول ہوا۔ یہ حد نوٹس موصول ہونے کی تاریخ سے اور فقرہ کے دفعہ 18 کی ذیلی دفعہ (2) شق (b) کے نفاذ سے چلنا شروع ہوئی کیونکہ نوٹس موصول ہونے کی تاریخ سے چھ ہفتوں کے اندر درخواست نہیں کی گئی تھی، درخواست کو دفعہ 18 (2) میں مقرر کردہ حد سے روک دیا گیا تھا۔ یہ کسی خاص شکل میں نوٹس کی ترسیل کے وزارتی عمل پر منحصر نہیں ہے جو ایکٹ یا قواعد میں تجویز نہیں کیا گیا ہے۔ یہ حد اس وقت سے کام کرنے لگی جب دفعہ 12 (2) کے تحت نوٹس موصول ہوا جیسا کہ دفعہ 18 (2) میں تصور کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا گیا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے: کیا LAO / کلکٹر عدالت کے طور پر کام کرتا ہے؟ دفعہ 3 (d) میں "عدالت" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ اس کا مطلب اصل دائرہ اختیار کی بنیادی دیوانی عدالت یا کسی خاص مقامی حدود کے اندر ایک پرنسپل جوڈیشل آفیسر ہے جسے ایکٹ کے تحت عدالت کے کام انجام دینے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ شق 3 (c) میں کلکٹر کی تعریف ضلع کے کلکٹر کے طور پر کی گئی ہے اور اس میں ایک ڈپٹی کمشنر وغیرہ شامل ہے جسے متعلقہ حکومت نے ایکٹ کے تحت کلکٹر کے فرائض انجام دینے کے لیے مقرر کیا ہے۔ اسے مختلف طور پر کلکٹر / LAO کہا جاتا ہے۔ اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ ایکٹ کلکٹر اور عدالت کے درمیان فرق کرتا ہے۔ کلکٹر / LAO ایکٹ کے تحت قانونی کام انجام دیتا ہے جس میں دفعہ 11 کے تحت ایوارڈ دینا اور ایکٹ کے دفعات 18 (1)

کے تحت کی گئی رٹ پٹیشن عدالت کو بھیجنا اور ایکٹ کے دفعات 19 اور 20 کی تعمیل کرنا شامل ہے۔
کلکٹر اور عدالت کے تضاد کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

نیتانند، ایم جوشی و دیگران بنام لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا و دیگران، [1969] 2 ایس سی سی 199 میں، اس عدالت کے تین ججوں کی بنچ کو اس بات پر غور کرنا تھا کہ آیا صنعتی ٹریبونل صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 33C (1) اور (2) کے تحت درخواست پر غور کرتے وقت صنعتی تنازعات ایکٹ کے معنی میں عدالت ہے یا نہیں۔ یہ قرار دیا گیا کہ حد بندی ایکٹ کا شیڈول آر ٹیکل 137 ضابطہ فوجداری کے تحت قابل حوالہ درخواست پر لاگو ہوتا ہے اور یہ عدالت میں درخواست پر غور کرتا ہے جیسا کہ حد بندی ایکٹ کے تیسرے شیڈول میں فراہم کیا گیا ہے۔ حد بندی قانون کی دفعہ 4 عدالت کی بندش سے بھی مراد ہے۔ حد بندی ایکٹ کا دفعہ 5 صرف اس عدالت پر لاگو ہوتا ہے جو مقررہ مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد کسی درخواست یا اپیل کو اس کے اس اطمینان پر قبول کرتی ہے کہ درخواست گزار کے پاس اپیل کو ترجیح نہ دینے یا درخواست دینے کی معقول وجہ تھی۔ لیبر کورٹ کو حد بندی ایکٹ کے تحت عدالت قرار نہیں دیا گیا تھا جب وہ انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ 1947 کی دفعہ 33C (1) اور (2) کے تحت اختیارات کا استعمال کرتی ہے۔

شریمتی سشیلا دیوی بنام راماندان پرساد و دیگران، [1976] 1 ایس سی سی 361 میں، سوال یہ پیدا ہوا کہ کیا کلکٹر جس کے پاس کو سی ایریا (رییات کوز مینوں کی بحالی) ایکٹ 30، سال 1951 کی دفعہ 3 کے تحت درخواست دی گئی ہے، کیا حد بندی ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت عدالت ہے؟ مذکورہ ایکٹ اس ایکٹ کی دفعہ 15 کے عمل کے ذریعے ضابطہ فوجداری کی کچھ توضیحات لاگو کرتا ہے جب وہ اس کے سامنے کچھ کارروائی کرتا ہے۔ اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ جب کلکٹر ایکٹ کے تحت کارروائی کرتا ہے تو وہ عدالت نہیں ہوتا ہے۔ لہذا، حد بندی قانون کا دفعہ 5 لاگو نہیں ہوتا ہے۔ موٹر وہیکل ایکٹ (4، سال 1939) کی دفعہ 58 کے تحت اور ذیلی دفعہ (2) فقرہ اور ذیلی دفعہ (3) کے تحت محمد اشفاق بنام اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اپیلیٹ ٹریبونل، یو پی و دیگران، اے آئی آر 1976 ایس سی 2161 میں اجازت نامے کی تجدید کے لیے درخواست دی جائے گی اور آر ٹی اے کو یہ اختیار دیا جائے گا کہ اگر درخواست میعاد ختم ہونے کے بعد لیکن مدت کے 15 دن کے اندر کی جائے تو وہ تاخیر کو معاف کر دے۔ سوال پیدا ہوا: کیا حد بندی ایکٹ کا دفعہ 5 حد بندی ایکٹ کے دفعہ 29 کے ذیلی دفعہ (2) کے عمل سے لاگو ہوگا؟ اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ چونکہ 15 دن کی حد مقرر کی

گئی تھی، اگر درخواست اس حد کے اندر نہیں کی جاتی ہے تو آرٹی اے دفعہ 5 کے تحت عدالت نہیں ہے اور اسے تاخیر کو معاف کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

کوشلیارانی بنام گوپال سنگھ، اے آئی آر (1964) ایس سی 260 میں، سوال پیدا ہوا: کیا فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 417(4) حد بندی قانون کی دفعہ 29(2) کے معنی میں ایک خصوصی قانون ہے اور کیا حد بندی قانون کی دفعہ 5 لاگو نہیں ہوتی؟ یہ فیصلہ کیا گیا کہ دفعہ 417(4) ایک خصوصی قانون ہے اور حد بندی قانون کی دفعہ 5 کسی نجی مستغیث کی طرف سے اپیل دائر کرنے کے لیے اس ایکٹ کے تحت فراہم کردہ مخصوص حد کے پیش نظر لاگو نہیں ہوتی ہے۔ میجر (سبکدوش) اندر سنگھ ریکھی بنام دہلی ڈویلپمنٹ اتھارٹی، [1988] 2 ایس سی سی 338، حد بندی ایکٹ، 1963 کا شیڈول آرٹیکل 137 دیوانی عدالت میں دائر درخواست پر لاگو ہو گا۔ جب ثالثی کی دفعہ 20 کے تحت درخواست دائر کی گئی تو سوال یہ پیدا ہوا کہ حد کب شروع ہوئی۔ اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ بنائے نالاش 28 فروری 1983 کو اس وقت پیدا ہوا جب حتمی بل تیار نہیں کیا گیا تھا اور دفعہ 20 کے تحت درخواست اس تاریخ سے تین سال کے اندر دائر کی گئی تھی۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اس معاملے میں ثالثی قانون کی دفعہ 20 کے تحت درخواست ایک قائم شدہ دیوانی عدالت میں ہے۔ اس لیے اس میں موجود تناسب کا اس وقت ہمارے سامنے موجود حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔

پی وی گڈگل و دیگر بنام پی وائی دیشپانڈے و دیگر، اے آئی آر 1983 بمبئی 342 میں، اس وقت زیر غور سوال سے ملتا جلتا سوال براہ راست پیدا ہوا تھا۔ حد بندی ایکٹ کے دفعہ 5 کا اطلاق دفعہ 18 کے تحت حوالہ دینے کی کوشش میں تاخیر کی معافی کے لیے کیا گیا تھا۔ یہ دلیل دی گئی کہ ذیلی دفعہ (3) کے عمل کے ذریعے جو مہاراشٹر اور گجرات کی ریاستوں پر بھی لاگو ہوتا ہے، کلکٹر ایک ایسی عدالت ہے جو دفعہ 115، ضابطہ فوجداری کے تحت نظر ثانی کے دائرہ اختیار کے لیے قابل قبول ہے اور اس لیے حد بندی قانون کی دفعہ 5 لاگو ہوگی۔ ڈویژن بنچ نے اس دلیل کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ کلکٹر ضابطہ فوجداری کے تحت عدالت نہیں ہے جو حد بندی قانون کی توضیحات کو راغب کرتی ہے۔ اس عدالت کی طرف سے لیا گیا متضاد نظریہ ایک اچھا قانون نہیں سمجھا گیا اور اسی کے مطابق اسے خارج کر دیا گیا۔ یہی سوال کیرالہ میں بھی پیدا ہوا تھا جہاں دفعہ 18(3) جیسی کوئی مخصوص مقامی کی توضیح موجود نہیں ہے، جس میں مہاراشٹر اور گجرات نے مقامی طور پر ترمیم کی ہے۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ حد دلیل قانون کی دفعہ 29 کی ذیلی دفعہ (2) کے نفاذ سے دفعہ 5 متاثر ہوتی ہے کیونکہ اس قانون کے تحت حد دلیل کو واضح طور پر خارج نہیں کیا گیا ہے۔ اس لیے تاخیر قابل معافی

تھی۔ ڈویژن بنچ نے اس دلیل کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ کلکٹر حد بندی قانون کی دفعہ 5 کے تحت عدالت نہیں ہے۔ دفعہ 29 کی ذیلی دفعہ (2) لاگو نہیں ہوئی۔ اسپیشل ڈپٹی کلکٹر حصول اراضی انت پور بنام کے کونڈنڈر اماچارلو، اے آئی آر (1965) میں اے پی عدالت عالیہ کا بھی یہی نظریہ ہے۔

جو کیم فرنانڈیز بنام امینا کھنی اماں، [1973] کیرالہ لائٹنمز 138 میں، اس عدالت کی ایک مکمل بنچ نے اکثریت کے مطابق فیصلہ دیا تھا کہ دفعہ 29 کی ذیلی دفعہ (2) اور حد بندی ایکٹ کی دفعہ 5 کیرالہ بلڈنگ (لیز اینڈ رینٹ کنٹرول) ایکٹ کے تحت کارروائی پر لاگو نہیں ہوتی ہے اور اس لیے ٹریبونل حد بندی ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت عدالت نہیں ہے۔ کمشنر آف ایگریکلچرل انکم ٹیکس بنام ٹی آر آئی، (1981) کے ایل ٹی 398 میں عدالت اس سوال سے متعلق تھی کہ آیا ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت اپیلٹ ٹریبونل حوالہ کے لیے درخواست کے سلسلے میں حد بندی ایکٹ کی دفعہ 29(2) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 5 کے تحت عدالت ہے یا نہیں۔ مکمل بنچ نے فیصلہ دیا تھا کہ اپیلٹ اتھارٹی دفعہ 5 کے تحت عدالت نہیں ہے۔ اس لیے تاخیر کو معاف نہیں کیا جاسکتا۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ حصول اراضی (ترمیم) ایکٹ (68، سال 1984) کو دفعات 4، 6 اور 11 کے تحت اختیارات کے استعمال کی حد مقرر کرتے ہوئے نافذ کیا گیا تھا اور عدالتوں کی طرف سے دی گئی روک کی وجہ سے زیر قبضہ وقت کو بھی خارج کر دیا گیا تھا۔ دفعہ 18 کی ذیلی دفعہ (2) کے فقرہ میں مقرر کردہ حد کا نوٹس لیتے ہوئے، حد بندی قانون کی توضیحات میں واضح طور پر توسیع نہیں کی گئی۔ اگرچہ حد بندی ایکٹ کا دفعہ 29(2) دستیاب ہے، اور ذیلی دفعہ (2) دفعہ 18 کے فقرہ میں حد کو خصوصی قانون سمجھا جاسکتا ہے، حصول اراضی (ترمیم) ایکٹ (68، سال 1984) کے ذریعے ایسی درخواست کی عدم موجودگی میں، ایکٹ خاص طور پر کلکٹر اور عدالت کے درمیان فرق کو برقرار رکھتا ہے اور کلکٹر/LAO ایکٹ کے تحت صرف قانونی فرائض انجام دیتا ہے، بشمول دفعہ 18 کے تحت حوالہ دیتے وقت۔ یہ سمجھنا مشکل ہے کہ کلکٹر/LAO دفعہ 18 کے تحت حوالہ دیتے ہوئے، قانونی اتھارٹی کے طور پر اب بھی حد بندی قانون کی دفعہ 5 کے مقصد کے لیے عدالت کے طور پر کام کرتا ہے۔

اگرچہ یہ مشکل ہو سکتا ہے، ایکٹ کی دفعہ 18(2) کی توضیح کے تحت فقرہ کردہ مخصوص حد کے پیش نظر، ہمارا خیال ہے کہ دفعہ 29 کی ذیلی دفعہ (2) کا اطلاق دفعہ 18 کی ذیلی دفعہ (2) کی توضیح

پر نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے کلکٹر/LAO عدالت نہیں ہے جب وہ دفعہ 18(1) کے تحت قانونی اتھارٹی کے طور پر کام کرتا ہے۔ لہذا، حد بندی ایکٹ کے دفعہ 5 کا اطلاق دفعہ 18 کے ذیلی دفعہ (2) کے فقرہ کے تحت مقرر کردہ حد کی مدت میں توسیع کے لیے نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست نہیں تھا کہ کلکٹر حد بندی ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت عدالت ہے۔

اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ درخواستوں کو حد سے روک دیا گیا ہے اور کلکٹر کو عدالت کے حوالے کے لیے دفعہ 18(1) کے تحت درخواست دینے کے لیے وقت بڑھانے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

اسی کے مطابق اپیلیں منظور کی جاتی ہیں۔ عدالت عالیہ کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ دفعہ 18(1) کے تحت درخواست خارج کر دی گئی ہے لیکن، حالات میں، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔